رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

قادیان

الفضل

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۴	۱۴ ماہ نبوت ۱۳۲۵ ھش	۱۹ ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ	۱۴ نومبر ۱۹۴۶ء	نمبر ۲۶۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۸ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو گلے میں درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ آج حضور بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

کل ٹھیک سوا چار بجے محلہ دار الرحمت میں انصار اللہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ ہو گا جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب تقریر فرمائینگے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدہ ام طاہر مرحومہ کی بڑی بچی کی شادی

اور

مسرت و غم کے مخلوط جذبات

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

پرسوں بروز اتوار بتاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صاحبزادی اور ہمشیرہ سیدہ ام طاہر مرحومہ کی بڑی بچی عزیزہ امۃ الحکیم سلمہا کا رخصتانہ تھا۔ دنیا میں ہر روز ہزاروں لاکھوں شادیاں ہوتی ہیں۔ اور ہر شادی میں لڑکی والوں کے لئے خوشی کے ساتھ ساتھ ایک پہلو غم کا بھی شامل ہوتا ہے۔ کیونکہ پلی پلائی لڑکی جو گھر کی رونق و بہار اور والدین کی نور چشم اور راحت جان ہوتی ہے۔ ان کے گھر سے رخصت ہو کر ایک دوسرے گھر میں قدم رکھتی ہے اور پھر اسکے بعد وہ عملاً ہمیشہ کے لئے اسی مؤخر الذکر گھر کی ہو جاتی ہے۔ گویا وہ ایک پودا تھا۔ جو ایک باغ سے اکھڑ کر دوسرے باغ میں نصب ہو گیا پس والدین جہاں اس موقعہ پر اپنی بچی کا گھر آباد ہوتا دیکھ کر اور اسکے سہاگ کی امیدیں دل میں قائم کر کے خوش ہوتے ہیں۔ وہاں ان کا دل اپنی بچی کی جدائی پر اور ایک رنگ میں ہمیشہ کی جدائی پر غم کے آنسو بھی بہاتا ہے۔

دل خوشی سے سینہ میں اچھلتا بھی ہے۔ اور پہلو میں درد بھی اٹھ اٹھ کر بے چین کرتا ہے۔ اور فطرت انسانی کے اس مخلوط فلسفہ کو خالق فطرت کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ یہ اسی کی شان کبریائی ہے کہ ایک ہی وقت میں ایک ہی سینہ میں آگ و پانی کو جمع کر رکھا ہے۔ آگ جلتی ہے مگر پانی اس کے پہلو میں پڑا ہوا اسے بجھا نہیں سکتا۔ اور پانی ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ مگر آگ اس کے پہلو میں پڑی ہوئی اس کی ٹھنڈک کو مٹا نہیں سکتی۔

یہ آگ و پانی والا نظارہ ہر شادی والے گھر میں جہاں سے لڑکی رخصت ہوتی ہے ہر روز ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں دیکھنے میں آتا ہے۔ اور لوگ کچھ خوشی کے گیت گا کر اور کچھ غم کے آنسو بہا کر دو چار دن میں خاموش ہو جاتے ہیں۔ مگر عزیزہ امۃ الحکیم سلمہا کا رخصتانہ اس کی مرحومہ امی کی یاد کی وجہ سے مسرت و خوشی کے ساتھ ساتھ غم و الم کے عنصر کو ایسا ابھار کر لانے والا تھا کہ اسے ایسی جلدی سے بھلایا نہیں جا سکتا۔

سیدہ ام طاہر مرحومہ جن کی وفات ۵ مارچ ۱۹۴۴ء کو ہوئی اپنے اندر دو خاص اوصاف رکھتی تھیں۔ ایک تو یہ کہ وہ ہر غریب و امیر کی خوشی اور غم میں اس طرح شریک ہوتی تھیں۔ کہ گویا وہ خوشی اور غم خود ان کا اپنا ہے۔ کسی کے بیاہ میں جاتیں تو جاتے ہی سارے انتظامات کو اس طرح اپنے ہاتھ میں لے لیتیں۔ کہ گویا یہ خود ان کے اپنے گھر کی شادی ہے اور سب سے زیادہ خوشی انہی کو ہے۔ یہ نظارہ ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے خاندانوں نے دس بیس دفعہ نہیں بلکہ سینکڑوں دفعہ دیکھا ہو گا۔ کیونکہ وہ اتنی ہر دلعزیز تھیں۔ کہ ہر گھر انہیں بلانے میں خوشی اور فخر محسوس کرتا تھا۔ اور وہ جہاں جاتی تھیں۔ شادی کی رونق کو دوبالا کر دیتی تھیں دوسرا نمایاں وصف سیدہ مرحومہ میں یہ تھا۔ کہ وہ اپنے بچوں کے لئے نہایت درجہ شفیق اور محبت کرنے والی ماں تھیں۔ اور ان کا دل اس خواہش سے ہمیشہ معمور رہتا تھا۔ کہ وہ اپنی بچیوں کا گھر بہترین صورت میں آباد ہوتا دیکھ لیں۔ غالباً وہ کبھی کسی شادی میں شریک نہیں ہوئیں۔ کہ جب انہوں نے اپنے ملنے والوں سے یہ درد مندانہ درخواست نہ کی ہو۔ کہ میری لڑکیوں کے واسطے بھی دعا کرو کہ اللہ تعالےٰ انہیں اچھے بر اور اچھے گھر عطا کرے۔ خدا کی تقدیر اور ازلی تقدیر کے ماتحت انہیں یہ خوشی دیکھنی نصیب نہیں ہوئی۔ مگر عزیزہ امۃ الحکیم سلمہا کے رخصتانہ کے دن وہ کونسا دل تھا۔ جو حالات سے واقف ہوتے ہوئے نیز مرحومہ کے ان اوصاف کو یاد کر کے مرحومہ کے درجات کی بلندی اور اسکی اولاد کی دینی و دنیوی بہبودی کے لئے دست بدعا نہ ہوا ہو ہم سب اس وقت انتہا درجہ خوش بھی تھے اور انتہاء درجہ غمگین بھی۔ خوش اس لئے کہ مرحومہ کی سب سے بڑی بچی مرحومہ کی ان ہزاروں دعاؤں کو اپنے ساتھ لئے ہوئے جو وہ اپنی اولاد کے واسطے دن رات کیا کرتی تھیں اپنا نیا گھر آباد کرنے کے لئے جا رہی تھی۔ اور غمگین اس لئے کہ آج مرحومہ جو اس وقت سب سے زیادہ خوش ہونے کا حق رکھتی تھی۔ اور جس کے دل میں اس دن کے دیکھنے کی کتنی زبردست خواہش اور زبردست تمنا تھی۔ اور جو اپنی شرکت سے دوسروں کی خوشی کو بھی دوبالا کر دیا کرتی تھی اس دنیا میں موجود نہیں ہے۔ اس وقت مجھے حالی کا وہ شعر یاد آیا۔ جو اس نے غالب کی وفات پر کہا تھا کہ :-

بار احباب جو اٹھاتا تھا دوش احباب پر سوار ہے آج

میرے دل نے کہا کہ مرحومہ نے اپنی ساری عمر لوگوں کے بوجھ اٹھانے اور انکی خوشیوں کو اپنی خوشی بنانے میں گزار دی لیکن جب آپکی اپنی بچی کی شادی کا وقت آیا تو وہ اگلے جہان پہنچ چکی ہے اور اس کی جگہ کام کرنے والے دوسرے لوگ اور خوشی منانے والے دوسرے لوگ اور آج کی [illegible] رخصت ہونے پر غم کے آنسو بہانے والے بھی دوسرے [illegible]

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹرو پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر:- غلام نبی

میرا یہ مطلب نہیں کہ مرحومہ کے قائم مقاموں نے اس انتظام میں اور اس موقعہ کی مخلوط خوشی اور غم کے مخلصانہ اظہار میں کسی رنگ میں کمی کی ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں سنتا رہا ہوں۔ ان کی مخصوص قائم مقام نے جو اس وقت مرحومہ کے بچوں کی "مہر آپا" کہلاتی ہیں تو انتہائی سعی و محنت اور انتہائی مہر و محبت کے ساتھ یہ سارے فرائض انجام دیئے ہیں۔ فجزاھا اللہ خیرا وکان اللہ معھا فی الدنیا والآخرۃ۔ مگر فطرت کے خلا کو کون بھر سکتا ہے۔ اور ماں کا دل کس سینہ میں ڈالا جا سکتا ہے؟

میں انہی خیالات میں غرق تھا۔ کہ اچانک مجھے ایک غیبی طاقت نے اپنی طرف کھینچ کر اس بات کی طرف متوجہ کیا۔ کہ بیشک اس دنیا میں قضاء و قدر کے قانون کے ماتحت ماں بچہ سے جدا ہوتی ہے۔ اور خاوند بیوی کو چھوڑتا ہے۔ اور بھائی بھائی سے رخصت ہوتا ہے۔ اور دنیا میں جدائی کا یہ جال اس طرح پھیلا ہوا ہے۔ کہ اس سے بچکر نکلنا کسی طرح ممکن نہیں۔ مگر کیا خدا کی ذات والا صفات ان سب تغیرات سے بالا نہیں؟ کیا اسلام ہمیں یہ نہیں سکھاتا۔ کہ جب ماں بچہ کو چھوڑ رہی ہوتی ہے۔ تو اس کا آسمانی باپ جس کی محبت ماں کی محبت سے بھی بہت بڑھ چڑھ کر ہے۔ بچہ کی طرف محبت و شفقت کے ساتھ جھک کر کہہ رہا ہوتا ہے۔ کہ میری تقدیر نے تجھے تیری ماں سے جدا کیا ہے۔ مگر میں تیرا ودود خدا ہوں۔ اب میری محبت تجھ سے اور بھی زیادہ قریب ہے۔ تو میری گود میں آ۔ اور اس سے بڑھ کر محبت کا نظارہ دیکھ جو کبھی تو نے اپنی ماں کی طرف سے دیکھا ہو۔ چنانچہ بعینہٖ یہی حالت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپؑ کے والد کی وفات کے وقت پیش آئی کیونکہ جب آپ اپنے والد کی جدائی پر اپنی بے سروسامانی کو دیکھ کر غمگین ہوئے۔ تو جھٹ خدا نے آپ کی طرف محبت کے ساتھ جھک کر فرمایا:-

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

"ہیں ہیں! کیا تو میرا بندہ ہو کر باپ کی وفات پر بے سروسامانی کی مایوسی میں مبتلا ہو رہا ہے کیا میں اپنے پیارے بندے کی ساری ضرورتوں کے لئے کافی نہیں"؟

پھر حدیث میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسی نکتہ کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلاتے ہیں۔ کیونکہ جب ایک گھمسان لڑائی کے دوران میں ایک عورت کا بچہ اس سے کھویا گیا۔ اور وہ اسکی تلاش میں نالاں و سرگرداں پھرتی تھی۔ اور روتی چلاتی ہوئی کبھی ادھر جاتی تھی اور کبھی اُدھر۔ اور بالآخر جب اس کا بچہ مل گیا۔ تو وہ اسے اپنے سینہ سے چمٹا کر یوں بیٹھ گئی۔ کہ گویا اسے سارے جہان کی بادشاہت مل گئی ہے۔ تو اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ تم نے اس عورت کی محبت کو دیکھا۔ کہ وہ اپنے بچہ کے لئے کس طرح بے چین تھی۔ اور اسے پا کر کس طرح خوش ہوئی ہے۔ واللہ باللہ خدا کی محبت اپنے بندوں کے ساتھ اس محبت سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے۔ جو تم نے اس عورت میں اپنے بچہ کے لئے دیکھی ہے۔

ان خیالات کے آتے ہی میں برات کے آنے سے صرف بیس منٹ قبل بہشتی مقبرہ کی طرف جلدی جلدی گیا۔ اور وہاں جا کر خدا سے دعا کی کہ خدایا تیری تقدیر نے یہاں بھی ایک محبت کرنے والی ماں کو اس کے نہایت درجہ عزیز بچوں سے جدا کیا ہوا ہے۔ ہم تیری تقدیر پر راضی ہیں۔ مگر اپنے وعدہ کے مطابق یہاں بھی اپنی اس ازلی رحمت کا چھینٹا ڈال کہ جنت میں ان بچوں کی ماں کی روح تیری قربت میں راحت و تسکین پائے۔ اور دنیا میں ان بچوں کے دل تیری محبت میں ماں کی کھوئی ہوئی شفقت کا نظارہ دیکھیں آمین یا ارحم الراحمین۔ اور میں اپنے ناظرین سے بھی یہی درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی خدا کے حضور مرنے والی کی روح اور پیچھے رہنے والے بچوں کے لئے خدائے دوجہان سے دست بدعا ہوں کہ وہ اُس جہان میں پہنچی ہوئی ماں کو اُس جہان کی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ اور اس جہان میں رہنے والے بچوں کو اس جہان کی حسنات سے کامل حصہ دے۔ ونرجو امنہ خیرا وھو ربنا الغفور الودود الرحیم

خاکسار مرزا بشیر احمدؐ عفا اللہ عنہ قادیان ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۶ء

بہار کے احمدیوں کی عافیت کے لئے درخواست دعا

حال ہی میں مونگیر اور بھاگل پور (بہار) کے احمدیوں کی طرف سے ایسے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن میں ان مظالم کی تفصیل دی گئی ہے۔ جو ہندوؤں نے مسلمانوں پر کئے ہیں۔ جو نہایت دردناک ہیں۔ ابھی تک خطرہ موجود ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی خیر و عافیت کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں ہر قسم کے فتنہ اور شرارت سے محفوظ رکھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

حسب سابق انشاء اللہ تعالےٰ امسال بھی ۲۶-۲۷-۲۸ ماہ دسمبر/فتح ۱۹۴۶ء/۱۳۲۵ ہش بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بمقام قادیان منعقد ہوگا۔ تمام دوستوں سے استدعا ہے کہ اپنے حلقہ احباب میں شمولیت کی تحریک ابھی سے شروع کردیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

درخواستہائے دعا

(۱) شیخ نور الحق صاحب دارالبرکات کی ہمشیر صاحبہ بعارضہ دمہ بیمار رہیں۔ ان دنوں تکلیف زیادہ ہے۔ (۲) محمدؐ اسماعیل صاحب سفید پوش پریم کوٹ کا لڑکا بشیر احمدؐ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ (۳) محترمہ سائرہ بی بی صاحبہ ساکن جھمٹ ضلع لدھیانہ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ (۴) محترمہ زینب النساء صاحبہ اہلیہ مولوی محمدؐ محسن صاحب سونگڑہ بعض مصائب میں مبتلا ہیں۔ (۵) شیخ عبد الغنی صاحب راولپنڈی عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور بہت زیادہ کمزور ہو گئے ہیں۔ (۶) محمدؐ ناصر صاحب متعلم بی۔ کام حلق سے زیادہ خون آنے کی وجہ سے علیل ہیں۔ (۷) سید فضل عمر صاحب کٹکی واقفِ زندگی کے چند رشتہ دار بیمار ہیں۔ (۸) جمعدار فقیر محمدؐ صاحب رنگون عرصہ سے جلدی بیماری میں مبتلا ہیں۔ (۹) چودھری غلام حسین صاحب موہلنکے ضلع گوجرانوالہ ایک تکلیف دہ پھوڑے کی وجہ سے عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۱۰) شمشاد احمدؐ صاحب ابن حافظ عبد العزیز صاحب سیالکوٹ چھاؤنی جو عرصہ سے بیمار تھے کو اب افاقہ ہے۔ مگر مکمل صحت نہیں ہوئی۔ اور نقاہت بہت ہے۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

چند دیہاتی مبلغین کی فوری ضرورت

پنشنر صاحبان اپنی زندگیاں وقف کریں

نظارت دعوۃ و تبلیغ کو ۹ ایسے باعمل مخلص مبلغین کی ضرورت ہے۔ جو دیہاتی جماعتوں میں تربیت و تبلیغ کا کام بخوبی کرسکیں۔ خدمت دین کی تڑپ رکھنے والے دوستوں کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے دعویٰ کو کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ اپنی خدمات سلسلہ کو پیش کرکے پورا کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

انجمن احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی

سیالکوٹ چھاؤنی میں جو دوست بسلسلہ ملازمت وغیرہ آتے ہیں۔ وہ بالعموم عدم واقفیت کی وجہ سے شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کی

مجلس علم و عرفان

قادیان ۳۱ر ماہ اکتوبر۔ حضور نے ابتداء میں موجودہ سیاسی حالات کے متعلق اپنا ایک تازہ رویا بیان فرمایا جو الفضل میں چھپ چکا ہے۔ اس کے بعد حضور نے کل کی حدیث کے بقیہ چار امور بیان فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حدیث مذکورہ مجلس علم و عرفان مورخہ ۳۰ر اکتوبر مطبوعہ ۷ر نومبر کے باقی چار امور فرمایا۔ چوتھی بات ہے نصر الضعیف یعنی کمزور اور ضعیف کی مدد کی جائے ہماری زبان میں ضعف کے معنے صرف جسمانی کمزوری کے ہیں۔ مگر عربی میں ہر قسم کی کمزوری کو ضعف کہا جاتا ہے اور نصر الضعیف میں ہر قسم کے کمزور کی اعانت کا حکم ہے۔ خواہ غربت کی وجہ سے یا بیماری کی وجہ سے یا مسائل کی کمی کی وجہ سے یا اثر و نفوذ کے فقدان کی وجہ سے ہو اسے مدد دی جائے۔ بالعموم لوگ مستحقین کی امداد نہیں کرتے۔ اور ایسے لوگوں کے لئے روپیہ پیسہ وغیرہ خرچ کرتے ہیں۔ جنہیں ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ نصر الضعیف نہیں بلکہ بھائی چارہ ہے جو امیروں اور طاقتوروں سے وہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے جہاں ہر قسم کے کمزور آدمی کی اعانت کا حکم دیا ہے۔ وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر چیز سے اعانت کی جائے مما رزقنا ھم ینفقون۔ یعنی ہر وہ چیز جو خدا نے دی ہے خرچ کی جائے چونکہ ہر چیز خدا نے دی ہوئی ہے۔ اس لئے ہر چیز کو ہی خرچ کرنے کا حکم ہے رزقنا سے مراد صرف رزق غلط ہے۔ بلکہ ہر چیز جو خدا نے دی ہے رزق ہے۔ رزق کے معنوں میں کار آمد اور مفید ہونا بھی پایا جاتا ہے۔ یعنی ہر وہ چیز جو اللہ تعالےٰ نے دی ہے۔ انسان کے لئے کار آمد اور مفید بھی ہے۔ اس لئے رزقنا استعمال کیا ہے

نصرت اور نصرت علیہ میں فرق ہے نصرت ایسی مدد جس کے نتیجہ میں کامیابی ضروری نہ ہو۔ اور نصرت علیہ ایسی مدد جس کے نتیجہ میں کامیابی ضروری ہو۔ یہ اللہ تعالےٰ کے لئے مخصوص ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ جب مدد کرتا ہے۔ تو کامیابی کا بھی ضامن ہوتا ہے۔ مگر انسان نہیں ہو سکتا۔ بہرحال مظلوم کی نصرت مومن کا فرض ہے۔

پانچویں بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عون المظلوم بیان فرمائی ہے۔ اس طرف اور کسی مذہب نے اتنا زور نہیں دیا۔ جتنا اسلام نے دیا ہے۔ لوگ عام طور پر ظالم سے ڈرنے کی وجہ سے مظلوم کی مدد نہیں کرتے۔ گویا وہ اللہ تعالےٰ کے مقابلہ کا کسی کو سمجھتے ہیں۔ اور اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی ذات پر یقین ہو۔ تو کسی اور کا خوف دل میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ پس ایسے لوگ جو ظالم سے ڈرتے ہیں ان کا ایمان کمزور ہے۔ اور اگر ظالم سے دنیا ہمیشہ ڈرتی ہی رہے۔ تو امن قائم نہیں ہو سکتا۔ دراصل ظلم کو دیکھ کر مومن کی رگ حمیت پھڑک اٹھنی چاہیئے۔ اور جب تک اسے فرو نہ کرے چین نہ لینا چاہیئے۔ ہاتھ سے یا زبان سے اسے دور کرنے کی کوشش کرے۔ اور اگر نہ کر سکتا ہو تو کم از کم دل میں ہی بُرا منا لینا چاہیئے۔ گو یہ کمزوری ایمان کی علامت ہے۔ کیونکہ آدمی کو شاذ ایسے مواقع ملتے ہیں۔ جب وہ ظلم کو ہاتھ یا زبان سے فرو کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اگر ہمیشہ ہی دل میں برا منانے پر اکتفا کرتا ہے۔ تو ایمان کی کمزوری کا اظہار کرتا ہے۔

اذان کے بعد حضور نے چھٹی بات افشاء السلام کے متعلق فرمایا السلام علیکم نہایت کثرت سے کہنا چاہیئے مگر افسوس ہے کہ اب اس کا رواج بالکل نہیں رہا۔ یہ بہت چھوٹا سا فقرہ ہے۔ مگر اس کے معنے بہت وسیع ہیں۔ اس میں مخاطب کے لئے اس دعا کی طرف اشارہ ہے جو قرآن کریم میں فرشتوں۔ مومنوں رسولوں اور خدا کی طرف سے جنت میں داخل ہونے کے لئے ہے۔ پس اس دعا سے بڑھ کر اور کونسی دعا ہو سکتی ہے۔ جسے فرشتے اور رسول مانگنے والے ہوں۔ السلام علیکم ایسی اعلےٰ درجہ کی دعا ہے۔ کہ مسلمانوں کو کبھی بھی اسے نظر انداز نہ کرنا چاہیئے تھا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ اسے بھول گئے ہیں۔ اور اب اس بحث میں پڑے ہوئے ہیں۔ کہ آیا کفار کو السلام علیکم کہنا جائز ہے یا نا جائز۔ حالانکہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اس وقت یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ اور وہ سلامتی جو قرآن کریم میں مومنوں کے لئے مذکور ہے۔ اس کے زیر سایہ آنے کی تمہیں بھی توفیق ملے۔ نیز ہم اللہ تعالےٰ سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہ انہیں حق قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ اور اپنے فضائل کا وارث بنائے بسا اوقات میں نے دیکھا ہے۔ کہ ہماری جماعت کے لوگوں میں بھی اس سے انقباض پیدا ہوتا ہے۔ حالانکہ اس میں ہرج ہی کیا ہے۔ خدا کی رحمت وسیع ہے۔ جب اللہ تعالےٰ ان پر بھی اپنے فضائل نازل کرنا چاہتا ہے۔ تو ہم انہیں محدود کیوں کریں۔

ساتویں بات ابرار القسم ہے یعنی انسان جب اللہ تعالےٰ کی قسم کھائے۔ تو اسے پورا کرے۔ اللہ تعالےٰ کی قسم کے یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارا گواہ رہے۔ کہ ہم یہ ضرور کریں گے۔ پس جب اللہ تعالےٰ کو کسی معاملہ میں گواہ ٹھہرایا جائے۔ تو ہر ممکن طریق سے پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دگرنہ یہ اللہ تعالےٰ کے نام کی ہتک ہے۔ لوگ اپنے استادوں دوستوں اور رشتہ داروں کی باتوں کا پاس رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو کیا اللہ تعالےٰ کی ذات کا لحاظ نہیں رکھنا چاہیئے۔ افسوس ہے کہ مسلمان اللہ کے نام کی کوئی قدر نہیں کرتے۔ اور بے دریغ جھوٹی قسمیں کھانے میں ذرا ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ خصوصاً عرب اور کشمیری بے دریغ قسمیں کھاتے چلے جاتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں اللہ تعالےٰ کے نام کی کوئی قدر نہیں ہوتی۔ یہ فقدان ایمان کا سبب ہے۔ ہونا تو یہ چاہیئے کہ جان چلی جائے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے ساتھ کی ہوئی بات جھوٹی نہ ہو۔ اور جو معاہدہ اس کے ساتھ کیا جائے۔ اسے کسی قیمت پر بھی نہ چھوڑا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ہمیں سب سے زیادہ پیارا ہے۔ اور اسی کی ذات ہی لائق ستائش ہے اگر ہم دوسرے لوگوں کی بات کا لحاظ کریں۔ اور خدا تعالےٰ سے باندھے ہوئے عہد و پیمان کی پرواہ نہ کریں۔ تو نہایت ہی شرم اور افسوس کا مقام ہو گا۔ پس آپ لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی خوشنودی و رضا کے حصول کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

نماز میں بعض آیات قرآن کریم کے مطالب کا انکشاف

قادیان یکم نومبر۔ حضور نے فرمایا حضرت عمر فرماتے ہیں۔ کہ اصلی و انا اجاھز۔ کہ میں بسا اوقات نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں۔ اور نماز میں ہی جہاد کے انتظامات کے متعلق سوچتا رہتا ہوں چونکہ وہ جہاد کا زمانہ تھا۔ نماز سے قبل کسی نے آکر خبر دی۔ تو وہی خیال ذہن میں غالب رہا۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ نماز میں توجہ قائم نہیں رہی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ قائم رہی۔ کیونکہ نماز میں جہاد ہے۔ آج میں جب سنتیں پڑھ رہا تھا۔ تو قرآن کریم کی کئی آیتیں خود بخود میرے ذہن میں آتی گئیں۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ان کے مطالب کھلتے گئے۔ بظاہر میں سمجھا یا کہ نماز خراب ہو رہی ہے۔ لیکن حقیقت میں اصل نماز وہی ہے۔ جس میں خدا تعالےٰ ہمکلام ہو۔ کیونکہ نماز کا مقصد ہی یہ ہے۔ وہ مضامین جو نماز میں حل ہوئے انشاء اللہ وقتاً فوقتاً بیان کرنے کی کوشش کرونگا۔

اس کے بعد حضور نے موجودہ سیاسی حالات کے متعلق اپنا ایک تازہ رویاء بیان فرمایا۔ جو الفضل ۱۴ نومبر میں چھپ چکا ہے۔

اس کے بعد سورہ نجم کی پہلی آیات کی وہ تفسیر جو نماز میں منکشف ہوئی تھی۔ بیان فرمائی۔ حضور نے فرمایا۔ والنجم اذا ھوٰی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کے نیک لوگوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی پیشگوئی ہے۔ صحابہ رضؓ کو حدیث شریف میں نجوم کہا گیا ہے۔ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ کہ میرے صحابہ نجوم کی مانند ہیں۔ ان میں سے جس کے پیچھے تم چلوگے۔ ہدایت پا جاؤگے۔ یہاں صحابہ رضؓ سے مراد وہ لوگ بھی ہیں۔ جو اس زمانہ میں تو نہ تھے۔ لیکن روحانی طور پر انہیں صحبت کا شرف حاصل ہؤا۔

ان آیات میں اللہ تعالےٰ کفار کو خطاب کرتا ہے کہ تم یہ کہتے ہو یہ رسول جھوٹا ہے۔ اور خود بھی گمراہ ہے۔ اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔ اور اس نے محض تجارت کے لئے ایک دُکان سجا رکھی ہے۔ اس کا دماغ خراب ہوگیا ہے۔ تمہارے یہ سب اعتراضات غلط ہیں۔ اور ان کے غلط ہونے کا ثبوت والنجم اذا ھوٰی ہے۔ یعنی ہم ستارے کے گرنے کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور اس کے گرنے سے تمہاری ناکامی کو اس کی صداقت کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ لیکن اگر وہ جھوٹا تھا۔ تو چاہیئے تھا ناکام ہو جاتا۔ مگر جب کبھی بھی تم اسکی مخالفت پر کمر بستہ ہوئے۔ اور اس کے مٹانے کے درپے ہوتے ہو۔ تو آسمان سے ایک ستارہ گرتا ہے۔ اور تمہارے سب منصوبوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ اور پتھر کی طرح تم پر گر کر تمہیں چکنا چور کر دیتا ہے۔ اور آئندہ بھی جب تم اس قسم کی حرکات کروگے۔ تو وہ نجم تم کو چکنا چور کر دے گا۔ کیا اب بھی تم نہیں سمجھے۔ کہ یہ رسول سچا ہے۔ یعنی جب کبھی بھی اسلام کے خلاف طاغوتی طاقتیں زور پکڑیں گی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کو مٹانے کی کوشش کریں گی۔ تو اللہ تعالےٰ کا کوئی فرستادہ و برگزیدہ انہیں تباہ کرنے کے لئے آجائیگا۔

اللہ تعالےٰ صرف نجم کی شہادت ہی پیش نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے فعل کو (اذا ھوٰی جب وہ گر کر چکنا چور کر دیتا ہے) پیش کرتا ہے۔ پس اے کفار! کیا تمہیں اسکی صداقت کا علم نہیں ہؤا۔ اور کیا تمہیں پتہ نہیں لگا۔ کہ وہ گمراہ نہیں ہے۔ پھر نزلۃ اخرٰی سے مسیح موعود کی آمد مراد ہے۔ جب طاغوتی طاقتیں پورے زور کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہونگی۔ تو وہ خدائی نصرت کے ساتھ انہیں ناکام کر دے گا۔ اور نجم ثاقب کی طرح ان پر گر کر انہیں پاش پاش کر دیگا۔

ازاں کے بعد حضور نے حضرت یوسف علیہ السلام کی اس دعا "فاطر السموٰت والارض انت ولی فی الدنیا والاٰخرۃ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا۔ بظاہر حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ دعا کہ اے خدا مجھے اسلام پر ہی ماریو اور صالحین کے ساتھ ملایو بڑی عجیب معلوم ہوتی ہے۔ کہ ایک نبی کو جو غوایت و ضلالت سے بہت بلند ہوتا ہے۔ ایسی دعا کی کیا ضرورت تھی۔ لیکن فی الحقیقت یہ دعا حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ کی اس وصیت کے نتیجہ میں تھی۔ جو انہوں نے اپنی اولاد کو فرمائی۔ کہ لاتموتن الا وانتم مسلمون۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے جد امجد کی اس وصیت کے احترام کی خاطر یہ دعا کی اور دعا بھی نہایت رقت آمیز الفاظ میں کی۔ فاطر السموٰت والارض انت ولی فی الدنیا والاٰخرۃ۔ کہ تیرے سوا میرا کوئی بھی نہیں۔ میں سب سے منقطع ہو کر سب کچھ تجھ کو ہی سمجھتا ہوں۔ اور تجھ سے ہی درخواست کرتا ہوں۔ کہ توفنی مسلماً کہ مجھے حالت اسلام پر ماریو۔

اس مثال سے آپ لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جب ایک نبی دوسرے نبی کے الفاظ اور اسکی خواہشات کا اس قدر احترام کرتا ہے۔ تو کتنے تعجب کی بات ہے۔ کہ آپ لوگ اس طرف توجہ نہ کریں۔ پس حضرت مسیح موعود کی خواہشات کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ اور اپنے اندر والہانہ جوش و اخلاص پیدا کرو۔ کیونکہ اس کے بغیر تمہارا ایمان کسی کام کا نہیں۔ اور خطرہ ہے کہ کسی نہ کسی وقت چور تمہارے ایمان کو لے جائیگا۔ اور اگر یہ جوش تم میں نہیں۔ تو اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرتے رہو۔ کہ وہ پیدا کر دے۔

مورخہ ۱۳ نومبر
مضبوط سے مضبوط حکومتیں بھی آناً فاناً مٹ سکتی ہیں

موجودہ سیاسی حالات کے متعلق حضور نے اپنا ایک تازہ رویاء بیان فرمایا۔ جو الفضل ۱۴ نومبر میں چھپ چکا ہے۔ اس کے بعد حضور نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اس وقت ہماری جماعت میں ایک فوری تبدیلی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ زمانہ نہایت سرعت سے تبدیل ہو رہا ہے۔ اور احمدیت کی ترقی کے ایام بہت قریب معلوم ہوتے ہیں۔ ہندوستان کی موجودہ ناگفتہ بہ حالت آپس میں بے اتفاقی کی وجہ سے ہے۔ اور بعض پارٹیوں کے غلط رویہ کی وجہ سے نیز نیم آزادی ملنے کی وجہ سے ملک میں اضطراب کی حالت پیدا ہوگئی ہے۔ جس سے سب قومیں بے چینی کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ گویا کہ ملک اس وقت انارکی میں سے گزر رہا ہے۔ اس وقت برطانیہ کو چاہیئے۔ کہ ہندوستان کو کامل آزادی دے دے۔ تاکہ اطمینان پیدا ہو۔ علیحدگی کے خواب دیکھنا سخت مضر ہیں۔ ابھی حالت ایسی نہیں کہ ہندوستان بغیر کسی سہارا کے اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے۔ اور بغیر کسی امداد کے بیرونی حملوں سے محفوظ رہ سکے۔ اس رویا سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہندوستان کو آزادی کی طرف لے جانے کا ہے۔ اور اس حالت کو بدلنے کے لئے کوئی سخت انقلاب آنے والا ہے۔ اس کے ثبوت میں اللہ تعالےٰ نے ظاہری طور پر زلزلے کے دو جھٹکے دیکر یہ بتا دیا۔ کہ میں اس طرح دنیا کو زیر وزبر کر سکتا ہوں۔ اس مصرع میں ؎

بنے ہیں زمین آسمان کیسے کیسے

اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے۔ کہ تم پہلی قوموں کو دیکھ لو۔ وہ کس قدر طاقتور تھیں۔ لیکن کس طرح اللہ تعالےٰ نے انہیں زمین سے پیوست کر دیا۔ مغلوں کی حکومت کا خیال کرو۔ وہ کتنے مضبوط قدم ہندوستان میں جما چکی تھی۔ مگر اسے مٹتے دیر نہیں لگی۔ اور سب عزت و توقیر خاک میں مل گئی۔ اب بھی تم یہ تعجب نہ کرو۔ کہ ہندوستان کی مقتدر حکومتیں کیونکر بدلیں گی۔ ہم ان کا بھی پہلی حکومتوں کا سا حال کر دیں گے۔ آج پنڈت نہرو کی مثال دیکھ لو۔ کون کہہ سکتا تھا کہ وہ ہندوستان کے وزیر اعظم بنیں گے۔ پس یہ سب واقعات اس عظیم الشان انقلاب کے ثبوت میں ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کے لئے ہونے والا ہے۔

صالحین سے کیا مراد ہے

سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا پرسوں حافظ محمد رمضان صاحب نے سوال کیا تھا۔ کہ اس آیت توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین میں صالحین سے کیا مراد ہے۔ اس وقت تو قلت وقت کے باعث میں نے جواب نہ دیا تھا۔ آج بیان کرتا ہوں۔

بہت سے الفاظ ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے معنے مختلف حالات میں بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً لمبا آدمی لے لو۔ ناروے میں چین میں اور ہندوستان میں لمبائی کا معیار مختلف ہے۔ کہیں سات فٹ کا۔ کہیں چھ فٹ کا اور کہیں ۵½ فٹ کا آدمی بہت لمبا کہلاتا ہے۔ اسی طرح اصلاح کا لفظ ہے۔ اس کے معنے بھی بدلتے رہتے ہیں۔ صالح کے معنے ہیں یصلح لشئی ہو۔ یعنی وہ مناسبت رکھتا ہے کسی چیز کی۔ جب یہ لفظ ادنیٰ مومن کے لئے استعمال ہوں گے تو الحقنی بالصالحین کے معنے ہوں گے۔ اے خدا مجھے اپنے نیک بندوں شہیدوں سے ملنے کی توفیق بخش۔ اور جب کسی بلند درجہ کے مومن کے منہ سے یہ الفاظ نکلیں گے تو اس کے معنے ہوں گے۔ اے خدا مجھے اپنے سے بلند درجہ کے لوگوں سے ملا۔ اور جب ایک صدیق رضؓ یہ الفاظ کہے گا۔ تو مطلب ہوگا۔ مجھے انبیاء سے ملا۔ اور جب نبی یہ الفاظ کہے گا۔ تو مطلب ہوگا مجھے فرشتوں اور دوسرے برگزیدہ رسولوں کے ساتھ ملنے کی توفیق ملے۔ یا خدا کا قرب حاصل ہو۔ پس اس قسم کے الفاظ کے معنے ہر ایک بندے کے درجے کے ساتھ ساتھ بدلتے ہیں۔ اور قرآن کریم میں اس قسم کے الفاظ کثرت سے استعمال ہوئے ہیں۔ مثلاً اسلام اور عبد بھی اسی قسم میں داخل ہیں۔

مرتبہ نذیر احمد ونیس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آزادی اور غلامی انسان کے اپنے نفس سے پیدا ہوتی ہے

قادیان ۱۱ر نومبر آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مجلس میں رونق افروز ہو کر کشمیر کے ایک دوست خواجہ غلام نبی گلکار صاحب سے کشمیر کے موجودہ سیاسی حالات کے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔ اس سلسلہ میں حضور نے غلامی اور آزادی کی حقیقت کے متعلق ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ انسان کے لئے دنیا میں جہاں اور ہزاروں نعمتیں ہیں وہاں آزادی بھی ایک بڑی بھاری نعمت ہے۔ لیکن آزادی سب سے پہلے انسان کے اپنے نفس سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر انسان ذہنی طور پر یہ سمجھ لے کہ میں کسی کا غلام نہیں ہوں۔ تو ایسا شخص سینکڑوں جسمانی پابندیوں کے باوجود آزاد رہتا ہے اور کسی کا غلام نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر انسان ذہنی طور پر اپنے آپ کو کسی کا غلام بنا لے تو پھر اگر ظاہری آزادی بھی اسے مل جائے تو وہ غلام کا غلام ہی رہتا ہے اللہ تعالےٰ نے انسان کو قواعد اس قسم کے عطا فرمائے ہیں جنہیں گو بعض لحاظ سے اللہ تعالےٰ کے بنائے ہوئے قوانین کی پابندی کرنا پڑتی ہے۔ لیکن بعض لحاظ سے انہیں پوری آزادی بھی دیدی گئی ہے۔ مثلاً زبان کبھی ایک کڑوی چیز کو میٹھا محسوس نہیں کر سکتی لیکن یہی زبان کو دوسری طرف اتنی آزادی دیدی گئی ہے کہ وہ خود اپنے پیدا کرنے والی ہستی یعنی خدا تعالےٰ کو بھی گالیاں دے سکتی ہے۔ اسی طرح ہاتھ کبھی ایک لکڑی کو ربڑ قرار نہیں دے سکتا۔ لیکن یہی ہاتھ دوسرے لحاظ سے اس قدر آزاد ہے کہ چاہے تو خدا کے رسول کی تائید میں۔ اور چاہے تو خدا کے رسول کے برخلاف ابو جہل کی حمایت میں تلوار چلانے پر آمادہ ہو جائے۔ غرض اللہ تعالےٰ نے انسان کو ایسا مجموعہ طاقتوں والا بنایا ہے کہ بعض امور میں اسے لازمی طور پر خدا تعالےٰ کی مقرر کردہ پابندیوں کو ماننا پڑتا ہے۔ اور بعض امور میں اسے اتنی آزادی حاصل ہے کہ وہ خود اپنے پیدا کرنے والے سے باغی بھی ہو سکتا ہے یہ دونوں قسم کی طاقتیں انسان کے اندر رکھ کر دراصل اللہ تعالےٰ نے یہی بتایا ہے کہ کوئی انسان اس وقت تک کامل غلام ہو ہی نہیں سکتا۔ جب تک کہ وہ ذہنی طور پر بھی اپنے آپ کو خود غلام نہ بنا لے۔ ورنہ جس انسان کو بعض امور میں خود اپنے خالق سے بغاوت کرنے کی بھی آزادی ہو وہ بھلا انسانوں کا غلام ہو کس طرح سکتا ہے یہ تو ہو سکتا ہے کہ ظاہری لحاظ سے ایک شخص کو قید کر لیا جائے۔ لیکن یہ صرف جسمانی قید ہوگی۔ ورنہ ذہنی طور پر تو وہ انسان خود بادشاہ کے سامنے کھڑا ہو کر بھی اس سے بغاوت کر سکتا ہے۔ یہ ایک طبعی نکتہ ہے جسے لوگ بالعموم بھول جاتے ہیں۔ اور اسے بھول جانے کی وجہ ہی حقیقی غلامی پیدا ہوتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے ذریعے یہ نکتہ بہت واضح ہو جاتا ہے۔ جسمانی لحاظ سے ان کو ہر قسم کی تکالیف اور پابندیاں اختیار کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ ذہنی لحاظ سے پورے آزاد ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ غار حرا میں چھپے ہوئے تھے۔ اس وقت آپ کی ظاہری حالت قیدیوں کی سی تھی۔ لیکن اس وقت بھی آپ کی آزادی کا یہ عالم تھا کہ جب حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ کافر آگئے ہیں! تو آپ نے فرمایا لا تحزن ان اللہ معنا۔ کوئی غم کی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے گویا ایسے نازک وقت میں بھی آپ کی غلامی ایک عارضی غلامی تھی ورنہ حقیقی طور پر آپ آزاد تھے۔ پس انبیاء کی حالت سے ہمیں سبق لینا چاہیے اور یہ سمجھ لینا چاہیے کہ آدم سے لے کر قیامت تک کے دنیا میں یہی قانون مقرر ہے کہ [illegible] اور آزادی افراد اور قوموں کے اپنے اندر سے پیدا ہوتی ہے۔ جب کوئی قوم ذلیل ہو جائے۔ بیکاری۔ اسراف ایک دوسرے کی مدد نہ کرنا۔ غرباء پر ظلم کرنا۔ جب اس میں یہ باتیں پیدا ہو جائیں تو ایسی قوم یقیناً غلام ہے۔ اگر ظاہری لحاظ سے اسے آزادی حاصل بھی ہے تو وہ آزادی جلد ختم ہو جائے گی لیکن اگر یہ باتیں قوم میں نہ ہوں تو وہ جسمانی غلامی کے باوجود آزاد ہے اور کوئی طاقت اسے غلام نہیں بنا سکتی پس غلامی کو دور کرنے کا پہلا گر یہی ہے کہ تم خود اپنے آپ کو آزاد بناؤ۔ آزادی کے لئے کسی بڑی لڑائی کی ضرورت نہیں۔ صرف دماغ میں تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہی سبق ہمیشہ انبیاء دیتے چلے آئے ہیں۔ دراصل اگر کسی قوم میں آزادی کی روح پیدا ہو جائے۔ تو ایسی قوم کبھی مٹائی نہیں جا سکتی۔ ایسی قوم کا اگر ایک شخص مارا جائے گا۔ تو دماغی آزادی کی وجہ سے فوراً دس آدمی اس کی جگہ لینے کے لئے تیار ہو جائیں گے اصل میں پہلے انسان کے اندر غلامی آتی ہے پھر باہر بھی غلامی آجاتی ہے۔ اسی طرح پہلے انسان کے اندر آزادی کی روح پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر ظاہری آزادی بھی حاصل ہو جاتی ہے یہ ایک طبعی نکتہ ہے اسی پر عمل کئے بغیر کبھی آزادی حاصل نہیں ہو سکتی۔

خاکسار خورشید احمد

1038

احمدیہ صنعتی نمائش

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مرکز کی طرف سے ایک صنعتی نمائش کا انتظام کیا گیا تھا جو نہایت کامیاب رہی۔ اور اس کے متعلق دوستوں نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور اس کے ذریعہ سے دوستوں کو معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ صنعت و حرفت کے میدان میں کہاں تک پہنچی ہوئی ہے۔ علاوہ اس کے یہ نمائش ان تاجروں اور صناعوں کے لئے جنہوں نے اس میں حصہ لیا۔ ایک گونہ اشتہار کا ذریعہ بن گئی اور ان کے لئے بہت سے نئے صنعتی و تجارتی تعلقات بڑھانے کا موجب ہوئی۔

اس سال پھر ارادہ ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اسی طرح بلکہ اس سے بھی اچھے پیمانے پر صنعتی نمائش کا انتظام کیا جائے دراصل نمائش قومی تجارت و صنعت کو فروغ دینے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جس طرح ٹورنامنٹ لوگوں میں کھیلوں کا شوق پیدا کرتے ہیں۔ جس طرح فوجی ڈسپلن کے مظاہرے ضبط و تنظیم کی روح پیدا کرتے ہیں۔ جس طرح افراد قوم کے اجتماع قومی روح کو بیدار کرتے ہیں۔ اسی طرح قوم کی تجارت اور صنعت کی نمائش قوم کے تاجرانہ شعور کو بیدار کرتے ہیں۔ اور صناعی کی قابلیتوں کو ابھارتے ہیں۔ ایسی نمائش کے ذریعہ سے تاجروں اور صناعوں کے تعلقات آپس میں بڑھتے ہیں۔ مال کی کھپت کے لئے نئی منڈیوں کا علم ہوتا ہے۔ قومی صنعت کی مشہوری ہوتی ہے۔ لوگوں کو تجارت و صنعت کے ساتھ دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ بھی علم ہوتا ہے کہ جماعت تجارت و صنعت کے کس مقام پر ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے تمام تاجروں اور صناعوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ اس سال پھر جلسہ سالانہ پر تجارتی و صنعتی نمائش منعقد کی جائے گی۔ جو احباب اس میں حصہ لینا چاہیں وہ ۳۰ نومبر سے پہلے پہلے ہمیں اطلاع دیں۔ اگر دوستوں نے اطلاع دینے میں دیر کی تو ممکن ہے کہ بہت سے خواہشمند احباب شامل ہونے سے رہ جائیں گزشتہ سال بہت سے دوست جنہوں نے وقت پر ہمیں اطلاع نہ دی بعد میں انہیں نمائش میں جگہ نہ ملنے کی وجہ سے افسوس ہوا۔ اس کے علاوہ جو دوست حصہ لینا چاہیں وہ اپنی چیزوں کا انتظام کر کے تیار رکھیں۔ اور جو دوست ہماری معرفت اپنی اشیا کی فروخت کا انتظام کرانا چاہیں وہ بھی اپنی [illegible] اور شرائط سے اطلاع دیں۔ دوستوں سے اطلاع موصول ہونے پر ہم نمائش میں شمولیت کے متعلق قواعد انہیں بھیجیں گے۔

وکیل الصنعت والحرفت تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب بیرون ہند کو اطلاع!

ہماری فرم ریزووڈ اینڈ کمپنی قادیان (Rezwood & Co) کافی عرصہ سے ہندوستان کی مصنوعات بیرونی ممالک میں سپلائی کر رہی ہے جو دوست ہندوستان سے تجارتی تعلقات قائم کرنا چاہیں وہ ہم سے خط و کتابت کریں ہر قسم کے مال مثلاً سامان بجلی (ہر قسم کے ہیٹر، سٹوو، ٹیبل لیمپ۔ استری، ہیٹر کے اور سقفی پنکھے وغیرہ وغیرہ) ہارڈویئر (قفل ربطرز، باسٹر لاک و دیگر اقسام پینل ہر سائز بٹن برائے کوٹ چسٹر شیروانی واسکٹ پتلون وغیرہ) اصلی ٹڈ مصالح اور دھات کے ہر قسم کٹلری (Cutlery) چاقو چھریاں۔ استرے وغیرہ) سپورٹ کا سامان (فٹ بال۔ ہاکی والی بال ٹینس۔ بیڈمنٹن اور Indoor Games وغیرہ وغیرہ) سٹیشنری (ہر قسم کتابیں کاپیاں۔ رجسٹر، رائٹنگ پیڈ سیاہی وغیرہ وغیرہ) پرفیومری (صابن، تیل، کریم، پوڈر، ویزلین ٹوتھ برش و پیسٹ وغیرہ وغیرہ) ہوزری کا سامان (اونی سویٹر مفلر جرابیں قالین کمبل وغیرہ) چمڑے کا سامان (لیڈیز ہینڈ بیگ بٹوے چمڑے کے دستانے وغیرہ وغیرہ) عینکوں کے فریم۔ آم کے اچار مربے اور چٹنی چینی اور شیشے کے برتن و دیگر ضروریات کے متعلق انشاءاللہ ہر قسم کی سہولت مہیا کی جائیگی۔ احباب بیرون ہند سے جو مال یہاں بھیجنا چاہیں اس کے متعلق بھی ہم سے خط و کتابت کریں۔

سردار عطاءاللہ خان بی اے منیجنگ ڈائرکٹر ریزووڈ اینڈ کمپنی قادیان (انڈیا)

دواخانہ نورالدین کے مجربات

قرص جواہر:۔ مردانہ طاقت کے لئے قیمت یکصد قرص ۶ روپے

قرص خاص:۔ خاص مردانہ امراض کے لئے مفید ہے۔ یکصد قرص ۶ روپے

تریاق اٹھرا:۔ مرض اٹھرا کو دور کرتی ہے۔ فی تولہ ۶/ مکمل کورس ۲۵ روپے

صندلین:۔ خون کو صاف کرتی۔ اور خون پیدا کرتی ہے۔ یکصد قرص ۲ روپے

دوا حلیس الدم:۔ کثرت حیض میں مفید ہے۔ خوراک ایکماہ ۵ روپے

گمشدہ بستر

۲۶/۹/۴۶ کو مندرہ اسٹیشن پر سندھ ایکسپریس میں ایک غیر احمدی طالب علم کا بستر رہ گیا تھا جس میں بہت سی قیمتی اشیاء تھیں۔ اگر کسی دوست کو اسکا علم ہو۔ تو مطلع فرماکر غریب طالب علم کی دعاؤں سے مستفیض ہوں

خاکسار رشید علی عفی عنہ

ہر مایوس کن مرض کیلئے ہمارے دیرینہ مجربات طلب کریں

سپلینو

تلی و جگر کے لئے ۲۴ خوراک ۳/- R3

تلی اور جگر بڑھ جانے ملیریا۔ بخار اور کمی خون کا یقینی علاج ہے۔

حمیدیہ فارمیسی قادیان

احمدی تاجروں کو خوشخبری

احمدیہ ایجنسی بمبئی نے مندرجہ ذیل سامان ولایت۔ امریکہ اور فرانس سے منگانے کا انتظام کیا ہے فونٹین پن ۴ روپیہ سے لیکر ۴۰ روپیہ فی پن تک (انگلش امریکن اور فرنچ) بیک فوٹو فریم پلاسٹک کے ۸ روپیہ فی فریم (امریکن) چائے کے سٹ (۶ پرچ۔ ۶ پیالی۔ ۶ پلیٹ۔ دودھ دانی۔ چائے دانی۔ شکر دانی اور گرم پانی کا برتن کل ۲۲ عدد برتن۔ انگلش۔ نہایت خوشنما اور مضبوط قیمت ۵۰ روپیہ فی سٹ۔

چونکہ بالکل تھوڑا مال باقی ہے۔ اس لئے دوست جلدی منگوالیں۔ ورنہ پھر انتظار کرنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ بمبئی سے جس چیز کی ضرورت ہو ہم مہیا کر سکتے ہیں۔ آرڈر کے ہمراہ امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی تصدیق آنا لازمی ہے۔ خاکسار محمد اسحاق ۳/۲۳ جمشید فیروز محل۔ ابراہیم رحمت اللہ روڈ بمبئی ۳

3/23 Jamshed Feroz Mahal
Ebrahim Rahmatullah
Road Bombay 3

اعلان نکاح

برادرم ملک رشید احمد صاحب ابن منشی محمد شفیع صاحب محلہ دارالبرکات کا نکاح حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے ۴/۱۱/۹ کو مسجد مبارک میں محترمہ لطیف خانم صاحبہ ہمشیرہ ڈاکٹر ملک محمد احمد صاحب سے بعوض ایکہزار روپیہ مہر پڑھا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کیلئے یہ رشتہ بابرکت اور مبارک کرے۔

خاکسار نورالحق احمد محلہ دارالبرکات قادیان

ضرورت رشتہ میرے ایک عزیز کے واسطے رشتہ مطلوب ہے۔ جس کی عمر ۲۳ سال قوم افغان۔ انٹرنس پاس ملٹری میں وی سی او حاصل ماہوار آمدنی قریب دوسو روپیہ ماہوار اصلی وطن شاہجہانپور آئندہ قادیان۔ خط و کتابت۔ میری معرفت ہو۔ مفتی محمد صادق

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۱۳ ر نومبر۔ شہر میں اِکّا دُکّا حملوں کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ چنانچہ دوپہر تک تین اشخاص اس سلسلے میں ہلاک اور متعدد مجروح ہو چکے ہیں۔ آج صبح آٹھ بجے ایک مقام پر ہندو اور مسلمانوں کے دو گروہوں میں تصادم ہوگیا کچھ دیر تک ایک دوسرے پر آزادانہ سنگباری کرتے رہے۔ بالآخر پولیس نے گولی چلا کر ہجوم کو منتشر کیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پولیس کو ہدایت کر دی ہے کہ جو لوگ آگ لگاتے ہوئے لوٹ مار کرتے ہوئے یا تیزاب پھینکتے ہوئے پائے جائیں ان پر گولی چلا دی جائے۔ اسی طرح کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کرنے والوں پر بھی تنبیہہ کرنے کے بعد گولی چلا دی جائے گی۔ شہر میں فوجی دستے بلائے گئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۳ ر نومبر۔ کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس آج پنڈت مالویہ کی وفات کے ماتم میں ملتوی کر دیا گیا ہاؤس کے لیڈر سردار عبدالرب نشتر نے اس سلسلے میں افسوس کا اظہار کیا۔

نئی دہلی ۱۳ ر نومبر۔ مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں پنڈت جواہر لال نہرو لیڈر گروپ کے لیڈر ہاؤس کے صدر اور ڈپٹی صدر نے پنڈت مالویہ کی وفات پر افسوس کا اظہار کیا ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ اس وقت تک انیس ہزار سے زیادہ فوجی افسروں کو فارغ کیا جا چکا ہے ان میں سے پندرہ ہزار افسر یورپین اور چار ہزار سے زیادہ ہندوستانی تھے۔ سردار پٹیل ہوم ممبر نے بتایا کہ اب پرائیویٹ خطوط کو سنسر نہیں کیا جاتا۔

بمبئی ۱۳ ر نومبر۔ آج دوپہر تک چھرا گھونپنے کی تین وارداتیں ہو چکی ہیں۔ اس سلسلے میں پولیس نے ۱۷ اشخاص کو گرفتار کر لیا

عمان (شرق اردن) ۱۲ ر نومبر۔ شرق اردن کے شاہ عبداللہ نے آج ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ شرق اردن عراق یا عرب لیگ کے کسی ممبر کے ساتھ یونین میں شامل ہونے کو تیار ہے۔ آپ نے دوسرے عرب ممالک سے اپیل کی۔ کہ وہ متحد ہو جائیں۔ کیونکہ اتحاد میں سلامتی ہے۔ اور افتراق میں خطرہ۔ آپ کی تقریر کے بعد شرق اردن کے نئے آئین کے مسودہ کو اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ اس آئین کے ماتحت شرق اردن کو کامل آزادی حاصل ہوگی۔ شہنشاہیت قائم کی جائے گی۔ بلا امتیاز مذہب و ملت ہر ایک شہری کو مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔ ہر شخص کو اظہار رائے کی آزادی ہوگی نئے آئین کے ماتحت سرکاری طور پر ملک کا مذہب اسلام ہوگا۔ سرکاری زبان عربی ہوگی۔

پٹنہ ۱۲ ر نومبر۔ صوبہ کے مختلف کیمپوں میں پناہ گزینوں کی تعداد کا اندازہ ۷۰ ہزار ہے۔ اور اس کی تفصیل یوں ہے:۔

پٹنہ ۲۶ ہزار۔ بھاگلپور ۵ ہزار۔ مونگھیر ۲۰ ہزار۔ بہار شریف ۵ ہزار۔ چپرا ۱۴ ہزار گیا ۳ ہزار۔

بھاگلپور اور مونگھیر کے پناہ گزینوں کے لئے دس ہزار کمبل بہم پہنچائے گئے ہیں کپڑوں کی بہم رسانی کا بھی مناسب انتظام کیا جا رہا ہے۔

لندن ۱۳ ر نومبر۔ مسٹر ارنسٹ بیون وزیر خارجہ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا پہلی جنگ عظیم سے پہلے برطانیہ تخفیف اسلحہ

مستورات کے لئے طبیہ عجائب گھر قادیان کے مرکبات

دوائی عسر طمث — یہ دوائی کمی حیض کیلئے نہایت مفید ہے۔ حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کی تجویز فرمودہ ہے۔

سپاری پاک — کثرت طمث (زیادتی حیض) سیلان الرحم (سفید رطوبت کا آنا) اور اس کے خطرناک نتائج کے دفعیہ کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوا نہیں مستورات کی جوانی و تندرستی کی حقیقی محافظ ہے صبح و شام قبل از غذا دودھ کے ہمراہ چھ ماشہ سے تولہ تک دیں۔

شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لا کر بخار اُتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بد اثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دی جائے۔ تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے جو بخار نہایت سخت ہوتے اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اعصاب کو بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دوائیوں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت یکصد قرص شباکن عار اور پچاس قرص عہ شفائی درجن ۸ ر علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

تبلیغ کی ایک آسان راہ

جو دوست خواہ احمدی ہوں یا غیر احمدی کسی نہ کسی سبب سے خود تبلیغ نہیں کر سکتے اور اسلام کا یہ اہم فرض بھی ادا کرنا چاہتے ہوں وہ ہم کو ان لوگوں کے پتے روانہ فرمائیں جنکو وہ تبلیغ کرنا چاہتے ہوں۔ اور ہر پتہ کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ روانہ کریں۔ ہم ان کو براہ راست اردو۔ انگریزی تبلیغی ٹریکٹ روانہ کریں گے۔ اگر وہ پتے روانہ نہیں کر سکتے۔ تو جس قدر رقم تبلیغ کے لئے خرچ کرنی چاہتے ہوں۔ خواہ ایک ہی روپیہ ہو۔ ہم کو روانہ فرما دیں ہم اس کے عوض اپنے بیرونی مشنوں کو دو ہائی قیمت سے مناسب لٹریچر بذریعہ رجسٹری روانہ کرتے رہیں گے۔ جن کی وہاں اشد ضرورت ہے۔ اور جو احباب اس تبلیغی سکیم میں حصہ لیں گے۔ ان کے نام اور اُن کی رقم کی فہرست حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں برائے دعا پیش کی جائیگی انشاء اللہ

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ہو الشافی
روتا آئے اور ہنستا جائے

بواسیر اور ریح انتوں کی بیماری کا مجرب علاج

جو صاحبان دانتوں کے شدید درد میں مبتلا ہوں اور کافی دیر تک علاج کرانے کے باوجود آرام کی صورت نظر نہ آتی ہو۔ تو مقامی اصحاب کم از کم پانچ روز تک ہمارے پاس مطب میں آزمائش تشریف لا کر تسلی فرما سکتے ہیں۔ بعد میں ایک شیشی جس کی قیمت دو روپے ہے۔ خرید کر خود استعمال کر سکتے اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ بیرونی اصحاب خرچ پیکنگ و ڈاک کے ذمہ دار ہوں گے۔ پہلی ہی دفعہ لگانے سے فوراً درد جاتا رہتا ہے:۔

ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی متخصص الحکم اسٹریٹ قادیان

باجازت نظارت امور عامہ

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دارالعلوم قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا علمبردار تھا۔ اور اس کے یکطرفہ اقدام سے قریباً تباہی نازل ہوئی۔ لیکن اگر اب تخفیف اسلحہ کے متعلق متفقہ فیصلہ ہو جائے تو برطانوی گورنمنٹ بھی تخفیف اسلحہ منظور کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے گی

نیویارک ۱۲ نومبر۔ اتحادی اقوام کی پولیٹیکل کمیٹی کے اجلاس میں اس قرارداد پر رائے شماری کی گئی۔ کہ البانیہ، آئرلینڈ، پرتگال، شرق اردن اور منگولیا نے اتحادی اقوام کا ممبر بننے کے لئے جو درخواستیں دے رکھی ہیں ان پر سکیورٹی کونسل دوبارہ غور و خوض کرے۔ ابھی رائے شماری کا نتیجہ معلوم نہیں ہوسکا

لنڈن ۱۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ میں دہشت انگیز یہودیوں کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے برطانوی فوج کی تین کمپنیاں بالکل تیار کھڑی ہیں۔ یاد رہے کہ کل دہشت انگیز یہودیوں کی طرف سے یہ دھمکی دی گئی تھی کہ فیلڈ مارشل منٹگمری کو قتل کر دیا جائے گا۔ اور دفتر جنگ کو بارود سے اڑا دیا جائے گا۔

سرینگر ۱۲ نومبر۔ وزیر اعظم کشمیر نے بتایا کہ کشمیر اسمبلی کے انتخابات ۱۵ جنوری کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہوں گے۔

کلکتہ ۱۲ نومبر۔ پنجاب مسلم لیگ کا ایک وفد کل شام وزیر اعظم یو۔پی اور وزیر مالیات سے ملا اور دیر تک فرقہ وارانہ فسادات کے متعلق گفتگو کرتا رہا۔ اس کے بعد لیگ لیڈروں نے گورنر سے ملاقات کی۔

لائلپور ۱۲ نومبر۔ گندم ۹ روپے ۱۰ آنے سے ۹ روپے ۱۴، چنے ۸ روپے سے ۸ روپے ۱۴ آنے، گڑ دیسی ۱۲ روپے ۸ آنے سے ۱۴ روپے، شکر ۲۴ روپے سے ۳۳ روپے گھی دیسی ۱۷۷ روپے۔

پشاور ۱۲ نومبر۔ سرحد اسمبلی میں حزب مخالف نے اسلامیہ کالج اور ایڈورڈ کالج کو گرانٹ عطا کرنے کے سلسلے میں امتیازی سلوک روا رکھنے کے متعلق تحریک التواء پیش کرنی چاہی مگر سپیکر نے اجازت نہ دی۔ جس پر احتجاج کے طور پر مسلم لیگ پارٹی کے تمام ارکان ایوان سے واک آوٹ کر گئے۔

لاہور ۱۲ نومبر سونا ۰/۰/۹۹ چاندی ۰/۴/۱۵۷ پونڈ ۰/۸/۹۶ روپے

امرتسر سونا ۰/۸/۱۰۲ روپے

لاہور ۱۲ نومبر۔ حکومت پنجاب نے ناخواندگی کے خلاف مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک سکیم وضع کی ہے جس کی رو سے ہر سال چھ سو نئے سکول کھولے جا رہے ہیں۔ تعلیم کو عام کرنے کے لئے لازمی تعلیم کے قانون کا نفاذ کیا جائے گا۔ ۶ سے ۱۱ سال تک لڑکے لڑکیوں کے لئے تعلیم حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ تعلیم بالغان کو فروغ دینے کے لئے ۵۰۰ مرکز کھولے جائیں گے۔

نئی دہلی ۱۳ نومبر۔ حکومت ہند نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو اس امر پر غور کرے گی کہ کن طریقوں سے کم سے کم عرصہ میں فوج کو ہندوستانی بنایا جا سکتا ہے۔ یہ کمیٹی چھ ماہ کے اندر اندر رپورٹ تیار کرے گی۔

پٹنہ ۱۳ نومبر۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک بیان میں بتایا کہ جمعہ کے دن سے صوبہ بہار میں حالت یقینی طور پر سدھرنی شروع ہوگئی تھی۔ اب حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ حکومت بہار مصیبت زدگان کی مدد کرنے کی طرف پوری توجہ دے رہی ہے

دہلی ۱۳ نومبر۔ ۶ بجے شام کی رپورٹ مظہر ہے۔ شہری فرقہ وارانہ کشیدگی کے نتیجہ میں آٹھ اشخاص مارے جا چکے ہیں اور ۴۲ مجروح ہوئے ہیں

نور منجن

دانتوں کی صفائی کیلئے نہایت مفید ہے

عید الاضحیہ کے خطبہ میں جن لوگوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات عالیہ دانتوں کی صفائی کے متعلق سنے ہیں۔ ان پر امید ہے صفائی دندان کی حقیقت واضح ہوگئی ہوگی۔ کہ دانتوں کی صفائی کا کس قدر لحاظ رکھا گیا ہے مفصل خطبہ تو انشاء اللہ مستقبل قریب میں منصۂ شہود میں آجائے گا۔ یہ چند حروف مجملاً بیان کئے گئے ہیں۔ تا بیرونی احباب بھی حضور کے ارشادات کی روشنی میں دانتوں کی طرف متوجہ ہوں۔ آپ آج ہی نور منجن ساختہ دواخانہ نور الدین کا استعمال شروع کر دیں۔

نور منجن جملہ امراض دندان کے لئے مفید ہونے کے علاوہ دانتوں کو صاف کرتا اور مسوڑھوں کی حفاظت بھی کرتا ہے ؎

نور منجن ——— شیشی اونس ۸؍ شیشی دو اونس عہ؍

دواخانہ نور الدین قادیان

کحل الجواہر

ایک روپیہ ڈیڑھ ماشہ کحل الجواہر کی قیمت برائے آزمائش رکھی گئی ہے۔ یہ سرمہ نہایت ہی قیمتی اجزاء اور جواہرات وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ خدا کے فضل سے یہ آنکھوں کی تمام ترشکایات میں روز بروز مفید ہوتا جا رہا ہے۔ قیمتی اجزاء سے مرکب ہونے کے باوجود صرف خلق خدا کو فائدہ پہنچانے کے مدنظر قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ صرف ایک دفعہ آزمانا شرط ہے۔ محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔ مقامی ضرورتمند اصحاب روزانہ صبح تشریف لا کر آنکھوں میں لگا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر عبد الحکیم دہلوی ہمتحن چشم الحکم سٹریٹ قادیان

تصحیح

۵ نومبر کے الفضل میں سید احمد شاہ صاحب واقف زندگی کے نکاح کے اعلان میں منکوحہ کا نام سیدہ محمدہ بیگم کی بجائے سیدہ محمودہ شائع ہوگیا ہے احباب تصحیح فرمالیں۔ انچارج رشتہ ناطہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah